RAAH-E-IRFAN

پہلی قسط

وحیدالدین خان

کے باطل نظریات

وحید الدین خان کے باطل نظریات

پہلی قسط

وحید الدین خان اس دور کی ایک حیرت انگیز اور عجیب و غریب شخصیت کا نام ہے، ان کے گمان میں پوری دنیا میں اسلام کو اگر کوئی پورے طور پر سمجھنے والا ہے انسان ہے تو بس وہی ہیں، ان کی کوئی تحریر اٹھا لیجیے اس کے بین السطور سے یہی بات واضح طور سے جھلکتی نظر آئے گی۔ ان کی تحریریں یہ بھی بتاتی ہیں کہ وہ مسلمانوں کے سب سے بڑے ہمدرد ہیں، مگر اسے وقت کی بوالعجبی کہیے کہ ان کے دوست مسلمان کم اور غیر مسلم زیادہ ہیں۔ ان کی فکر اسلام سے زیادہ باطل طاقتوں کو فائدہ پہنچارہی ہے اور ان کی فکر امت کے گراں قدر فکری و نظریاتی اساس سے ہٹی ہوئی ہے۔ ان کے خیالات میں سخت ناہمواری اور بے اعتدالی ہے اور مجاہدین اور شہدائے اسلام سے بدعقیدگی پیدا ہوجاتی ہے۔

(جاری ہے)

وحید الدین خان کے باطل نظریات

پہلی قسط

وحید الدین خان کی غیر متوازن تحریریں اسلام پسندوں کے لیے پریشان کن بنی رہتی ہیں، مذہب کے متعلق ان کا خیال ہے کہ یہ انسان کا نجی معاملہ ہے، وہ سمجھتے ہیں کہ اسلام چند معتقدات کا مجموعہ ہے مکمل نظام حیات نہیں ہے، وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ فہمِ قرآن کے لیے علوم قرآن کی ضرورت نہیں ہے، فقہ نے امت اسلامیہ کو انتشار اور افتراق میں مبتلا کیا ہے، تصوف امت کے لیے کسی زہر قاتل سے کم نہیں ہے، ان کے یہاں کسی عالم دین کا احترام ہے نہ کسی مصلح امت کا ،نہ کسی مجدد وقت کا، نہ مفسر ومحدث کا، نہ مجتہد وفقیہ کا، نہ غازی وشہید کا، "الرسالہ" کے صفحات بھرے پڑے ہیں جس کا جی چاہے دیکھ لے کہ امت کی قابل احترام شخصیتوں کی کس طرح کردار کشی کی گئی ہے، اور کس طرح ان کی خدمات کو خاک میں ملانے کی کوشش کی گئی ہے۔

(جاری ہے)

آئندہ پوسٹوں میں

وحید الدین خان

کے اسلام مخالف اور دین بیزار خیالات و افکار پیش کر رہے ہیں تاکہ قارئین پر موصوف کی حقیقت واضح ہو سکے۔

وحید الدین خان کے باطل نظریات

پہلی قسط

01 وحید الدین خان کے نظریات عقیدہ ختم نبوت سے متعلق

رسول اللہ ﷺ کے بعد آج تک کسی نے بھی نبوت کا دعوی نہیں

یہ بات نہایت اہم ہے کہ پیغمبر اسلام ﷺ کے بعد پورے تاریخی دور میں ساری دنیا میں کوئی بھی شخص ایسا پیدا نہیں ہوا جو اپنی زبان سے یہ دعویٰ کرے کہ میں خدا کا پیغمبر ہوں۔ اور جب کوئی شخص نبوت کا دعوی کرنے والا نہیں اٹھا تو پیغمبر اسلام کا یہ دعویٰ اپنے آپ ایک ثابت شدہ حقیقت بن گیا۔ آپ کے اس اعلان کے بعد تقریباً چودہ سو سال گزر چکے ہیں، لیکن ابھی تک کوئی بھی شخص ایسا نہیں اٹھا جو اپنی زبان سے یہ اعلان کرے کہ میں خدا کا پیغمبر ہوں۔۔۔۔

اس سلسلے میں کچھ نام بتائے جاتے ہیں، جن کے بارے میں یہ سمجھا جاتا ہے کہ انھوں نے نبوت کا دعوی کیا۔

(جاری ہے)

وحید الدین خان کے باطل نظریات

پہلی قسط

01 وحید الدین خان کے نظریات عقیدہ ختم نبوت سے متعلق

رسول اللہ ﷺ کے بعد آج تک کسی نے بھی نبوت کا دعوی نہیں

مگر یہ خیال درست نہیں۔ مثلاً کہا جاتا ہے کہ آپ کے زمانے میں یمن کے مسیلمہ (وفات:633ء) نے نبی ہونے کا دعوی کیا۔ لیکن کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے کسی مستقل نبوت کا دعوی نہیں کیا تھا۔ اُس نے صرف یہ کہا تھا کہ میں محمد ﷺ کے ساتھ نبوت میں شریک کیا گیا ہوں۔ اس طرح اس نے محمد ﷺ کو اصل حیثیت دے دی۔ اور جب محمد ﷺ نے اس کی شرکت نبوت سے انکار کیا تو اُس کا دعوئ اپنے آپ ختم ہو گیا۔

(جاری ہے)

وحیدالدین خان کے باطل نظریات

پہلی قسط

01 وحیدالدین خان کے نظریات عقیدہ ختم نبوت سے متعلق

رسول اللہ ﷺ کے بعد آج تک کسی نے بھی نبوت کا دعوی نہیں

اسی طرح آپ کے زمانے میں یمن میں ایک اور شخص پیدا ہوا، جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اُس نے نبوت کا دعوی کیا تھا۔ یہ شخص اسود العنسی (وفات: 632ء) تھا۔ تا ہم تاریخ کی کتابوں سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اُس نے خود اپنی زبان سے یہ کہا تھا کہ میں خدا کا پیغمبر ہوں۔ میرے مطالعے کے مطابق، اس کا کیس ارتداد اور بغاوت کا کیس تھا۔

(ماہنامہ الرسالہ: اکتوبر 2011، ص 11، 12)

(جاری ہے)

وحید الدین خان کے باطل نظریات

پہلی قسط

01 وحید الدین خان کے نظریات عقیدہ ختم نبوت سے متعلق

بہاء اللہ اور مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعوی نہیں کیا

اسی طرح کہا جاتا ہے کہ موجودہ زمانے میں ایسے دو افراد پیدا ہوئے جنہوں نے اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ بہاء اللہ خاں (وفات1892ء) اور مرزا غلام احمد قادیانی (وفات1908ء) مگر تاریخی ریکارڈ کے مطابق یہ بات درست نہیں۔ بہاء اللہ خاں نے صرف یہ کہا تھا کہ میں مظہر حق ہوں۔ انہوں نے کبھی یہ نہیں کہا کہ میں خدا کا پیغمبر ہوں۔ اسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی نے کبھی اپنی زبان سے یہ نہیں کہا کہ میں خدا کا پیغمبر ہوں۔ اُنھوں نے صرف یہ کہا تھا کہ میں ظِلِ نبی ہوں یعنی نبی کا سایہ ہوں۔ اس طرح کے قول کو ایک قسم کی دیوانگی تو کہا جا سکتا ہے لیکن اس کو دعوائے نبوت نہیں کہا جا سکتا۔

(ماہنامہ الرسالہ: اکتوبر 2011، ص 12، 13)

(جاری ہے)

وحیدالدین خان کے باطل نظریات

پہلی قسط

01 وحیدالدین خان کے نظریات عقیدہ ختم نبوت سے متعلق

قادیانی کو کافر کہنے سے فرار

سوال: الرسالہ مئی 2006ء میں ایک سوال کے جواب میں اس نے لکھا تھا کہ کسی ایسے شخص کو کافر نہیں کہیں گے جو قبلے کی طرف رخ کر کے نماز پڑھے۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آج کی تاریخ میں جن لوگوں کو قادیانی یا احمدی کہا جاتا ہے ان لوگوں کو کافر کس بنا پر کہا جاتا ہے جبکہ وہ لوگ بھی قبلے کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔

(شبیر احمد وانی، سری نگر، کشمیر)

جواب: کون کافر ہے اور کون کافر نہیں ہے یہ فیصلہ کرنا خدا کا کام ہے انسان کا کام نہیں۔ موجودہ زمانے میں تکفیر کا جو طریقہ رائج ہوا ہے میں اس کو غلط سمجھتا ہوں۔ اہلِ ایمان کی ذمے داری صرف تبلیغ ہے، تکفیر اُن کی ذمے داری نہیں۔(ماہنامہ الرسالہ: جون 2007ء، ص 40)

(جاری ہے)

وحید الدین خان کے باطل نظریات

پہلی قسط

01 وحید الدین خان کے نظریات عقیدہ ختم نبوت سے متعلق

تبصرہ

یہ کہنا کہ "پیغمبر اسلام ﷺ کے بعد پورے تاریخی دور میں ساری دنیا میں کوئی بھی شخص ایسا پیدا نہیں ہوا جو اپنی زبان سے یہ دعویٰ کرے کہ میں خدا کا پیغمبر ہوں۔" ایک انتہائی غلط نظریہ ہے جو شریعت کے عمومی دلائل کے برخلاف ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبٌ مِنْ ثَلَاثِينَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللهِ»

ترجمہ: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ تیس کے قریب دجال اور کذاب نہ پیدا ہو ان میں سے ہر ایک یہ سمجھتا ہوگا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔

(بخاری، مسلم)

(جاری ہے)

وحید الدین خان کے باطل نظریات

پہلی قسط

01 وحید الدین خان کے نظریات عقیدہ ختم نبوت سے متعلق

وحید الدین خان کی تضاد بیانی

موصوف ایک طرف لکھتے ہیں:

"پیغمبر اسلام ﷺ کے بعد پورے تاریخی دور میں ساری دنیا میں کوئی بھی شخص ایسا پیدا نہیں ہوا جو اپنی زبان سے یہ دعویٰ کرے کہ میں خدا کا پیغمبر ہوں۔"

"مرزا غلام احمد قادیانی نے کبھی اپنی زبان سے یہ نہیں کہا کہ میں خدا کا پیغمبر ہوں۔"

جبکہ 15 سال پہلے موصوف نے لکھا تھا کہ ایلیجا محمد اور مرزا غلام احمد قادیانی کے پیغمبر ہونے کا دعوی کیا تھا ملاحظہ ہو:

"جس زمانہ میں ہندستان میں قادیانیت پیدا ہوئی ، اسی کے قریب زمانہ میں امریکہ کی بلیک مسلم لیگ بھی پیدا ہوئی۔دونوں کا کیش بلکل ایک تھا۔۔۔

(جاری ہے)

وحید الدین خان کے باطل نظریات

پہلی قسط

01 وحید الدین خان کے نظریات عقیدہ ختم نبوت سے متعلق

وحید الدین خان کی تضاد بیانی

بلیک مسلم تحریک ایلجا محمد (1895-1975) نے شروع کی، انہوں نے دعوی کیا کہ وہ خدا کے پیغمبر ہیں ،چنانچہ ان کے تمام پیرو ان کو پیغمبر خدا مانتے تھے۔۔۔ٹھیک یہی معاملہ قادیانیت کا ہوا۔ 1889ء میں غلام احمد قادیانی نے اس کی تشکیل کی۔ اِس کے بعد اس نے دعویٰ کر دیا کہ وہ خدا کا پیغمبر ہے، مگر 1914ء میں اس کی وفات ہو گئی۔ اس کے بعد اس کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود کو جانشین بنایا گیا۔ بیٹے نے اعلان کر دیا کہ اس کا باپ پیغمبر نہیں تھا، وہ صرف ریفارمر تھا۔"

(ماہنامہ الرسالہ: اکتوبر 1996ء، ص 38)

(جاری ہے)

وحید الدین خان کی تضاد بیانی

اگر موصوف مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابیں خصوصاً حقیقت الوحی اور اور مرزا بشیر احمد کی کتابیں خصوصاً کلمتہ الفصل کا مطالعہ کر لیتے تو معلوم ہو جاتا کہ کس قدر مرزا بشیر احمد نے اپنے ابا کی جھوٹی نبوت کو شدت سے منوایا ہے۔

(تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: ''قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ'')

02 وحید الدین خان اور افضلیت امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وحید الدین خان صاحب لکھتا ہے

"قرآن میں ہے:

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ (آل عمران: 144)

اس سے معلوم ہوا کہ پیغمبر اسلام محمد ﷺ ویسے ہی ایک رسول تھے جیسے دوسرے تمام رسول، آپ میں اور دوسرے رسولوں میں درجہ اور منصب کا کوئی فرق نہیں۔ خدا کے تمام رسول ایک ہی دین لیکر آئے۔ ان میں سے کوئی رسول نہ دوسرے سے افضل تھا اور نہ ان میں سے کسی کا دین دوسرے کے مقابلہ میں زیادہ کامل۔"

(جاری ہے)

تبصرہ

رسول اکرم ﷺ کا تمام انبیاء اور تمام مخلوقات سے افضل ہونا امت مسلمہ میں متفق علیہ رہا ہے قرآن و سنت میں بیان کردہ نبی آخر الزمان ﷺ کے بے شمار فضائل و خصوصیات سے آپ کا افضل ہونا ثابت ہے،اسی طرح انبیاء کی ایک دوسرے پر فضیلت قرآن مجید کی آیت مبارکہ سے ثابت ہے:

«تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَ رَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ»

ترجمہ: یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر افضل کیا ان میں کسی سے اللہ نے کلام فرمایا اور کوئی وہ ہے جسے سب پر درجوں بلند کی۔

(سورۃ البقرہ: 253)

لیکن خان صاحب نے اپنے من چاہے نظریہ کے پرچار کے لیے کئی آیات اور کثیر احادیث کو رد کردیا۔

توہین آمیز خاکے آزادی اظہار رائے ہیں

”ڈنمارک کے ایک مقامی اخبار میں چھپنے والے کارٹون کو مسلمانوں نے جس طرح توہین رسالت کا مسئلہ بنایا اور اس پر شدید ہنگامے کیے اس کا کوئی بھی تعلق اسلام سے نہ تھا۔ مذکورہ کارٹون کی حیثیت تو صرف ایک صحافتی جوک (joke) کی تھی۔ اس قسم کا جوک موجودہ صحافت میں عام ہے۔ لیکن مسلمانوں نے اس کے رد عمل میں جس طرح نفرت اور تشدد کا مظاہرہ کیا وہ بلاشبہ توہین رسول کا ایک فعل تھا۔ پیغمبر اسلام کی تعلیمات میں سے ایک تعلیم یہ ہے کہ ہر اس اقدام سے بچو جس سے اسلام کی امیج خراب ہوتی ہو۔

(جاری ہے)

توہین آمیز خاکے آزادی اظہار رائے ہیں

موجودہ زمانہ آزادی اظہار رائے (freedom of expression) کا زمانہ ہے۔ ایسے زمانے میں کارٹون جیسے مسئلہ پر ہنگامہ کھڑا کرنا یقینی طور پر یہ تاثر پیدا کرے گا کہ اسلام آزادی اظہار رائے کے خلاف ہے۔ اگر مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوتے ہوں، تب بھی انہیں کامل اعراض سے کام لینا چاہیے۔ جذبات کا مجروح ہونا، اُن کے لیے اس معاملے میں کوئی عذر نہیں بن سکتا۔"

(ماہنامہ الرسالہ: ستمبر 2011ء، ص 44)

(جاری ہے)

03 وحید الدین خان اور مسئلۂ توہین رسالت

گستاخ رسول واجب القتل نہیں

”موجودہ زمانہ میں مسلمانوں کا عام خیال یہ ہو گیا ہے کہ پیغمبر کے ساتھ گستاخی یا اس کا استہزاء ایک ایسا جرم ہے جو علی الاطلاق طور پر مجرم کو واجب القتل بنا دیتا ہے، یعنی جیسے ہی کوئی شخص ایسے الفاظ بولے جو مسلمانوں کو رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی نظر آئے، اس کو فوراً قتل کر دیا جائے۔ اس قسم کا مطلق نظریہ شرعی اعتبار سے بے بنیاد ہے۔ اسلام میں اس کے لیے کوئی حقیقی دلیل موجود نہیں۔“

(الرسالہ جون 1989ء ص 14)

(جاری ہے)

وحید الدین خان کے باطل نظریات

پہلی قسط

03 وحید الدین خان اور مسئلۂ توہین رسالت

گستاخ رسول واجب القتل نہیں

"کیا اس کے بعد بھی اس میں شبہ کی کوئی گنجائش باقی ہے کہ رسول اللہ کی شان میں گستاخی بجائے خود مستوجبِ قتل جرم نہیں ہے، کسی کے واجب القتل ہونے کے لیے اس کے ساتھ کچھ مزید اسباب درکار ہیں۔ مثلاً ریاست اسلامی سے بغاوت۔ چند افراد جو دور اول میں قتل کیے گئے ہیں، ان کا معاملہ اسی دوسرے حکم کے تحت آتا ہے، انہیں ریاست سے بغاوت کے جرم میں قتل کیا گیا نہ کہ مجرمانہ گستاخی رسول کے جرم میں۔"

(الرسالہ جون 1989ء ص: 23، 24)

(جاری ہے)

وحیدالدین خان کے باطل نظریات

پہلی قسط

03 وحیدالدین خان اور مسئلۂ توہین رسالت

وحید الدین خان صاحب کا شاتم رسول سلمان رشدی سے متعلق نظریہ

”سلمان رشدی کی کتاب (شیطانی آیات) میں نے خود پڑھی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ ایک انتہائی لغو کتاب ہے۔ اس کتاب کی لغویت کے بارے میں میری وہی رائے ہے جو دوسروں کی رائے ہے۔ مگر اس کتاب کے بارہ میں مسلمانوں کا رد عمل کیا ہونا چاہیے اس سلسلہ میں میری رائے اُن لوگوں سے مختلف ہے جو یہ نعرہ لگا رہے ہیں کہ رشدی کو قتل کر کے اُسے جہنم رسید کرو۔“

(شتم رسول کا مسئلہ: ص50)

(جاری ہے)

وحید الدین خان صاحب کا شاتم رسول سلمان رشدی سے متعلق نظریہ

"اب اگر مسلمان یہ کہتے ہیں کہ سلمان رشدی کی کتاب سے ہمارے جذبات مجروح ہوئے ہیں اور ہم تو اُس کو قتل کر کے رہیں گے تو میں کہوں گا کہ مسلمانوں کے جذبات کا مجروح ہونا اسلام کے قانون جرائم کی کوئی دفعہ نہیں ہے۔ مسلمان اگر اس قسم کی کاروائی کرنا چاہتے ہیں تو وہ اس کو اپنی قومی سرکشی کے نام پر کر سکتے ہیں، مگر اسلام کے نام پر انہیں ایسا کرنے کا کوئی حق نہیں۔"

(ایضاً: ص 53)

(جاری ہے)

تبصرہ

امت مسلمہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ شاتم رسول واجب القتل ہے، سلمان رشدی نے معاذاللہ اللہ کے رسول ﷺ، ازواج مطہرات اور صحابہ کرام کو اپنے ایک ناول میں گالیاں دیں ہیں اور قرآنی آیات کو نعوذباللہ شیطانی آیات قرار دیا ہے لیکن اس کے باوجود یہ اسے نارمل سمجھتا ہے اور مسلمانوں کو جذباتی قرار دیتا ہے۔

(جاری ہے)

03 وحید الدین خان اور مسئلۂ توہین رسالت

تبصرہ

توہین آمیز خاکوں پر مسلمانوں کے احتجاج کو بھی غلط سمجھتا ہے اور اسے صحافتی joke اور آزادی اظہار رائے قرار دیتا ہے، مطلب آزادی اظہار رائے اور صحافی کے نام پر سید عالم ﷺ کے توہین آمیز خاکے بنائیں گے ،توہین آمیز کلمات کتابوں میں لکھے جائیں تو اس کے نزدیک اس پر احتجاج کرنا ، اظہار نفرت کرنا توہین رسول ہے۔ آپ غور کیجیے کیسی الٹی منطق کا مالک تھا خان......،،،

افسوس ان پر جو انہیں رہبر و رہنما اور مصلح امت تصور کرتے ہیں،،،

04 حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ پر تنقید

وحید الدین خان لکھتا ہے

میں نے کہا حسین اور حسن کا معاملہ امت کے لئے ایک آزمائش ہے، اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعہ اسلام کی ابتدائی تاریخ میں دو رول ماڈل (Role Models) رکھ دیے تھے، ایک رول ماڈل حسین کا جس سے امت کو باہمی خوں ریزی کے سوا کوئی بھی مثبت فائدہ نہیں ملا۔ دوسرا رول ماڈل حسن کا، جس سے اسلام اور امت اسلام کو زبردست فائدے حاصل ہوئے (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ظہور اسلام) اب اللہ تعالیٰ امتحان لے رہا ہے کہ آپ دونوں میں سے اپنے لئے کسی رول ماڈل کو اختیار کرتے ہیں۔

(جاری ہے)

04 حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ پر تنقید

وحید الدین خان لکھتا ہے

حسین کے رول ماڈل میں چونکہ جاہ طلب اور سیاست پسند لوگوں کے لئے گنجائش نکلتی ہے، اس لئے لوگ اس کی طرف دوڑ رہے ہیں، مگر واقعات ثابت کرتے ہیں کہ جن لوگوں نے اس رول ماڈل کو اپنایا انہوں نے دوبارہ اسلام کی تاریخ میں بربادی کے سوا کسی اور چیز کا اضافہ نہیں کیا جب کہ حسن کا رول ماڈل اپنانے والوں نے ہمیشہ تاریخ میں مثبت اضافے کئے ہیں۔

(الرسالہ اگست 1989ء ص: 24)

(جاری ہے)

وحیدالدین خان کے باطل نظریات

پہلی قسط

04 حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ پر تنقید

وحید الدین خان لکھتا ہے

امام حسین نے مقابلہ کے آخری دن (10 محرم 61ھ) کربلا کے میدان میں یزید کی فوج کے سامنے جو تقریر کی وہ فصاحت وبلاغت کا شاہکار ہے، دیگر باتوں کے علاوہ آپ نے فرمایا: عیسیٰ کا گدھا بھی اگر باقی ہوتا تو تمام عیسائی قیامت تک اس کی پرورش کرتے تم کیسے مسلمان اور کیسے امتی ہو کہ اپنے رسول کے نواسے کو قتل کرنا چاہتے ہو۔ دراصل "رسول کے گدھے" کا معاملہ ہوتا تو مسلمان بھی اس کو پوجتے، رسول کے نواسے کا احترام کرنے کے لئے وہ دل وجان سے تیار تھے۔ مگر یہاں مسئلہ یہ تھا کہ رسول کا نواسہ (امام حسین) ان کا سیاسی حریف بن کر کھڑا ہو گیا تھا، اور سیاسی حریف کو کوئی نہیں بخشتا، خواہ وہ عیسائی ہو یا مسلمان۔ (الرسالہ فروری 1978ء ص: 21)

(جاری ہے)

تبصرہ

وحید الدین خان نے حضرت امام عالی مقام سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو ایسا رول ماڈل قرار دیا جس سے امت کو کوئی فائدہ نہیں ہوا، جو جاہ طلب اور سیاست پسند ہے اور دین کو بچانے کے لیے کربلا میں خاندان نبوت کی دی گئی قربانی کو سیاسی جنگ قرار دے کر ناقابل تقلید عمل قرار دیا، اور امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کے نقوش قدم پر چلنے والوں کے لیے کہا کہ انہوں نے دین میں بربادی کا اضافہ کیا ہے۔

وحید الدین خان کے باطل نظریات

پہلی قسط

05 بنت صدیق اکبر حضرت اسماء رضی اللہ عنہا پر تنقید

وحید الدین خان لکھتا ہے

عبد اللہ بن زبیر کی ماں (اسماء) نے ان کو مسلم حکمراں سے لڑنے پر اکسایا۔ چنانچہ ایک شخص جو لڑائی کا ارادہ چھوڑ چکا تھا وہ دوبارہ لڑائی لڑنے پر آمادہ ہو گیا۔ شہنشاہ اکبر کی ماں (مریم مکانی) نے اکبر کو مُلّا عبد النبی کے خلاف کاروائی سے روکا۔ چنانچہ اکبر ان کے خلاف سخت کاروائی کرنے سے باز رہا وغیرہ وغیرہ۔ راقم الحروف اگر بچپن میں ماں سے محروم ہو جاتا، یا اگر مجھ کو ایسی ماں ملتی جو مجھے اپنے دشمنوں کے خلاف لڑنے جھگڑنے پر اکساتی رہتی تو یقینی طور پر میری زندگی کا رُخ بالکل دوسرا ہوتا۔

(جاری ہے)

وحید الدین خان لکھتا ہے

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے ایسے انجام سے بچایا اور مجھ کو اپنی ایک صداقت کے اظہار کا ذریعہ بنایا، تاہم اس عالم اسباب میں جو ہستی اس واقعہ کا ابتدائی سبب بنی وہ یقیناً ایک خاتون تھی اور وہ بھی اسلامی اصولوں کے مطابق ایک خانہ نشین خاتون۔

(خاتون اسلام ص: 204 طبع 1988ء)

(جاری ہے)

تبصرہ

حضرت اسماء بنت صدیق اکبر رضی اللہ عنہا جو کہ صحابیہ ہیں آپ کے مقام و مرتبہ سے کون ناواقف ہوگا یہی وہ خاتون اسلام ہیں جو ہجرت کے موقع پر غار ثور میں کھانا پہنچایا کرتی تھی لیکن افسوس کا مقام ہے کہ طنزیہ اور ہتک آمیز رویہ سے ان کا ذکر کر کیا جارہا ہے۔ مزید برآں یہ کہ مغل بادشاہ اکبر کی ماں اور موصوف کا اپنی ماں کی تربیت کو بنت صدیق رضی اللہ عنہا کی تربیت پر ترجیح دینا کیسی جہالت ہے۔

(جاری ہے)

1988ء کے بعد کی طبع میں "مسلم حکمراں سے لڑنے پر اُکسایا" کے بجائے "بڑے اقدام کی طرف ابھارا" کر دیا گیا ہے، لیکن آگے مضمون میں جب اکبر بادشاہ کی ماں اور اپنی ماں کی تربیت کو حضرت اسماء بنت صدیق رضی اللہ عنہا کی تربیت پر ترجیح دیتے ہے تو چوری پکڑی جاتی ہے کہ بڑے اقدام سے موصوف کی کیا مراد ہے۔